

# اسلامی قانون تعزیرات

ڈاکٹر عبدالعزیز عام

ترجمہ: معروف شاہ شیرازی

(۵)

تعزیر، اللہ کا حق بھی ہے اور فرد کا حق بھی | فقہا تمام دوسرے حقوق کی طرح تعزیر کی بھی دو قسمیں بیان کرتے ہیں ایک وہ تعزیر جو اللہ کے حق کے طور پر ہو، دوسری وہ جو انسان کے حق کے طور پر۔

قانون کے معاملہ میں حق اللہ سے مراد یہ ہے کہ جو امور منقاد عام سے تعلق رکھتے ہوں، یا جن میں عام لوگوں کو نقصان سے بچانا مقصود ہو اور کسی ایک شخص خاص تک نقصان محدود نہ ہو، ایسے تمام امور کے بارے میں شریعت کے احکام حق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ دنیا کے وضعی قوانین میں اس کو پبلک کا حق قرار دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص کسی ایسے بڑے فعل کا ارتکاب کرے جس میں شارع کی طرف سے کوئی حد مقرر نہ ہو، اور اس فعل سے کسی خاص شخص کو نقصان نہ پہنچایا گیا ہو، تو اس پر جو تعزیر دی جائے گی وہ حق اللہ کے طور پر ہوگی، کیونکہ معاشرے میں جرائم اور مجرموں کو روکنا اور ملک کو فساد سے محفوظ کرنا شرعی واجبات میں سے ہے۔ اس کا مقصد پوری امت کو معصرت سے بچانا اور عوامی مفاد کی حفاظت

۱۔ بعض فقہانے حقوق اللہ کی آٹھ قسمیں بتائی ہیں۔ (۱) خالص عبادات مثلاً ایمان۔ (۲) خالص سزائیں مثلاً حد (۳) د سزائیں جو نااہل قرار دے دیتی ہیں مثلاً میراث سے محرومی۔ (۴) وہ حقوق جو سزا اور عبادت کے درمیان درمیان ہوں مثلاً کفارات۔ (۵) وہ عبادات جن میں آدمی پر مالی بار بھی ڈالا جاتا ہے جیسے صدقہ فطر۔ (۶) وہ مالی بار جن میں عبادت کا پہلو بھی ہے جیسے عشر۔ (۷) وہ مالی بار جس میں عقوبت سے بھی ایک طرح کی مشابہت ہے جیسے خراج۔ (۸) وہ حق جو بذاتِ خود قائم ہو جیسا کہ خمس اور غنائم کا معاملہ ہے۔ اس تقسیم پر ڈاکٹر عبدلرزاق سنہوری کا یہ تبصرہ خوب ہے کہ اللہ کے حقوق کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس میں دین اور قانون عام (PUBLIC LAW) ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور مالی اور فوجداری قوانین کے دائرے خلط ملط ہو جاتے ہیں (دیکھیے التکویر ص ۷۰۵۔ مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی مع الفقہ الغریبی۔ یہ ان پکچرز کا مجموعہ ہے جو انسٹاؤٹ عبدلرزاق سنہوری نے عرب لیگ سے متعلق شعبہ تعلیمات عالیہ میں دیئے تھے۔ طبع ۱۹۵۴ء ص ۴۴)۔

کرنا ہے۔

حقیقی فرد یا حقیقی جسد (PRIVATE RIGHT) وہ ہے جس کا تعلق سوسائٹی کے افراد میں سے کسی ایک فرد یا مخصوص افراد کی مصلحت سے ہو۔

تعزیرات کے معاملے میں ان دونوں حقوق کے درمیان کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ بعض سزائیں خالص حق اللہ کے طور پر دی جاتی ہیں اور ان میں فرد کا حق بالکل نہیں ہوتا۔ مثلاً نماز نہ پڑھنے والے، شراب پینے والے، عذر شرعی کے بغیر رمضان کا روزہ نہ رکھنے والے اور شراب نوشی کی مجلس میں شریک ہونے والے کو جو تعزیری سزا دی جاتی ہے اس میں واضح طور پر خالص اللہ کا حق کارفرما ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں محض عوام کا مفاد مضمر ہوتا ہے اور اجتماعی طور پر عام لوگوں کو خطرے سے بچانا مطلوب ہوتا ہے۔ ان جرائم سے کسی خاص فرد کا کوئی خاص نقصان نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ہم اُسے ایسی تعزیر کہہ سکیں جو بطور حقیقی فرد واجب ہوتی ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعزیر میں اللہ کا حق اور فرد کا حق دونوں مخلوط ہوتے ہیں لیکن خدا کا حق غالب ہوتا ہے۔ مثلاً دوسرے کی پیری سے بوس دیکھنا اور اس سے نخلیہ میں ملنے پر جبکہ زنا کا کوئی ثبوت نہ ہو، جو تعزیری سزا نافذ ہوتی ہے اس میں ایک لحاظ سے حقیقی فرد بھی موجود ہوتا ہے۔

بعض فقہاء نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض اوقات تعزیری سزا خالص حق فرد کے طور پر دی جاتی ہے مثلاً ایک نابالغ لڑکا اگر کسی کو گالی دے دیتا ہے تو اسے جو تعزیری سزا دی جائے گی وہ خالص اُس فرد کا حق ہو گا جسے گالی دی گئی ہے کیونکہ نابالغ حقوق اللہ کا مکلف نہیں ہے۔

کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ تعزیر کے معاملہ میں اللہ اور انسان دونوں کے حقوق کارفرما ہوتے ہیں، لیکن اس میں حق فرد غالب ہوتا ہے۔ مثلاً کالم گلوچ اور ہاتھ پائی کی تعزیری سزا۔ اس معاملہ میں جرم کی نوعیت یہ ہے کہ ایک طرف تو مزور رسیدہ شخص کی عزت، وقار اور شرف پر دست درازی کی گئی ہے یا اس کو جسمانی مضرت پہنچائی گئی ہے، اور اس کا تعلق اس کے انفرادی حق سے ہے۔ دوسری طرف اس میں اللہ کے حق پر بھی دست درازی ہے۔ کیونکہ شارع کے احکام کی پابندی اور بندگانِ خدا کو اذیت پہنچانے سے باز رہنا اللہ کے حقوق میں سے ہے۔

۱۔ دیکھیے شرح طوابع الانوار، شرح السنہ علی الدر المختار، ج ۱، ورق نمبر ۶۲۱ کے دونوں صفحے اور ۶۳۶ کے دونوں

حقوق کی دونوں اقسام میں فرق کی اہمیت تعزیر کی ان دو اقسام، یعنی واجب بطور حق اللہ اور واجب بطور حق فرد کے درمیان فرق کی اہمیت متعدد مواقع پر ظاہر ہوتی ہے جس کی چند مثالیں یہ ہیں:

۱۔ جو تعزیر بطور حق فرد واجب ہوتی ہے یا جس میں فرد کا حق غالب ہوتا ہے (مثلاً سب و شتم اور ہاتھ پائی کے معاملہ میں)، اور اس کا نفاذ ضرر رسیدہ شخص کے دعوے (COMPLAINT) پر موقوف ہوتا ہے، اس کا مطالبہ جب متحق شخص کی طرف سے ہو تو فریاد رسی لازم ہو جاتی ہے، اور جب تک مستغیث مطالبے پر قائم رہے قاضی اسے ساقط نہیں کر سکتا۔ تعزیر کی اس قسم کے معاملہ میں حاکم وقت کی جانب سے معافی یا سفارش بھی ناجائز ہے۔ رہی وہ تعزیر جو بطور حق اللہ واجب ہے، اس میں حاکم وقت کی طرف سے معافی اور سفارش دونوں جائز ہیں، بشرطیکہ اس میں مصلحت ہو اور مجرم کی اصلاح سزا کے سوا دوسرے ذرائع سے ہو سکتی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں آیا ہے: **إِشْفَعُوا لِي دَيْفِي، اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا يَشَاءُ** (مجھ سے سفارش کرو، اگرچہ اللہ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ کرائے گا جو وہ چاہے گا۔)

تعزیر کی اس دوسری قسم کے بارے میں اختلاف ہے کہ حاکم وقت پر اس کا نفاذ واجب ہے یا نہیں۔ امام مالکؒ، امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جن امور میں اس قسم کی تعزیر منصوص و مشروع ہے ان میں اس کا نفاذ واجب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا نفاذ واجب نہیں ہے اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ ایک عورت مجھے ملی اور میں مجامعت کے سوا اس سے سب کچھ کر ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟** اس نے جواب دیا: **ہاں** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

مخفی۔ یہ کتاب ازہر کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کتابت ذی القعدہ ۱۲۹۴ھ میں ختم ہوئی۔  
الفصول الخمسة عشر فيما يوجب التعزير وما لا يوجب وغير ذلك، علامہ الاستریشنی ص ۵ اور اس کے بعد۔ الاحکام السلطانیة  
المأدویہ صفحہ ۲۲۵ اور اس کے بعد۔ الاحکام السلطانیة، ابو یعلیٰ ص ۲۶۵ اور اس کے بعد۔ مصادرا الحق فی الفقہ الاسلامی  
ڈاکٹر عبد الرزاق سنہوری، ص ۴۴ اور اس کے بعد۔

لہ دیکھیے حاشیہ ابن عابدین، ج ۳، ص ۱۹۲ اور اس کے بعد۔ الفصول الخمسة عشر فی التعزیر، الاستریشنی ص ۳ اور

اس کے بعد۔ الاحکام السلطانیة، المأدوی، ص ۲۲۵ اور اس کے بعد۔

یہ آیت پڑھی اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (بے شک نیکیاں بُرائیوں کو دور کرتی ہیں)۔ نیز وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ آپ نے انصار کے بارے میں فرمایا اقبلوا من محسنہم ونجا ذرأ عن مسیئہم اُن کے نیکی کرنے والوں کی نیکی قبول کرو اور ان کے بدی کرنے والوں کی بُرائی سے درگزر کرو۔

نیز وہ اس واقعہ سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ جب ایک مقدمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کے حق میں فیصلہ دیا تو اس فریقِ مخالفت نے آپ کو مخالف کر کے کہا "زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا" اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ آپ نے اپنے بھائی کی رعایت کر کے انصاف نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہوئے مگر آپ نے اسے منزا نہ دی۔ بعض دوسرے فقہاء جن میں چند حنابلہ بھی شامل ہیں، کہتے ہیں کہ جن جرائم کی منزا منصوص ہے ان میں تو حکم کی تعمیل واجب ہے، مثلاً بیوی کی لوٹدی سے مجامعت یا مشترکہ لوٹدی سے مجامعت اور جن کے بارے میں کوئی نرس نہیں ہے ان میں اگر مساحت کا تقاضا یہی ہو کہ منزا دی جائے، یا مجرم کو جرم سے باز رکھنا منزا کے سوا کسی اور ذریعہ سے ممکن نہ ہو تو منزا دینا واجب ہے، کیونکہ تعزیر بطور حق اللہ مشروع ہے اور اس سے جرائم کا دفعیہ مطلوب ہے اس لیے حد کی طرح اس کا نفاذ بھی واجب ہے۔ ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مجرم کی اصلاح منزا کے نفاذ کے بغیر بھی ہو سکتی ہے تو منزا دینا واجب نہ ہوگا اور حاکم وقت کے لیے جائز ہوگا کہ مجرم کو معاف کر دے اگر معافی میں ہی اس کو مصلحت نظر آئے۔ یہ حضرات امام شافعیؒ کی پیش کردہ احادیث سے یہی نتیجہ اندکرتے ہیں۔ لیکن یہ ساری باتیں صرف اس تعزیر کے معاملہ میں ہیں جو بطور حق اللہ واجب ہو۔ ان کا کوئی تعلق اس تعزیر سے نہیں ہے جو فرد کے حق کی بنا پر واجب ہوتی ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں۔

اصولی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو تعزیر اللہ کے حق پر مبنی ہو اسے نافذ کرنا حاکم وقت پر واجب ہے اور اس میں معافی برادرت اور مصالحت جائز نہیں ہے، البتہ حاکم کو یہ اختیار ہے کہ اگر اس کی رائے میں مجرم کو معاف کر دینا زیادہ مناسب ہو، یا وہ یہ سمجھے کہ منزا کے بغیر مجرم کی اصلاح ہو سکتی ہے تو منزا نافذ نہ کرے۔ اور جس شخص کا قصہ گزرا ہے کہ مباشرت کے سوا وہ ایک عورت کے ساتھ سب کچھ کر گزرا، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے تو منزا نہیں دی کہ وہ پکڑا نہیں گیا تھا بلکہ خود تائب اور نادم ہو کر حاضر

ہوا تھا۔ آپ نے محسوس فرمایا کہ یہ تو خود ہی جرم سے باز رہنے کے لیے تیار ہے، اسے سزا دینے کی کیا ضرورت ہے  
 رہا وہ واقعہ جو اور پرنڈ کو رہا کہ ایک شخص نے حضورؐ کا فیصلہ سن کر آپ کے انصاف پر حملہ کیا، تو اس میں معاملہ  
 بندے کے حق کا تھا اور بندے کو اختیار ہے کہ اپنے حق پر زیادتی کو معاف کر دے۔ بالفاظِ دیگر حملہ کرنے  
 والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف پر حملہ کر کے آپ کی ذات کو نشانہ بنایا تھا اور آپ نے  
 اپنے حق چپاس کی زیادتی کو معاف فرمادیا۔

یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ جو تعزیر بلورِ حقِ فرد واجب ہے اسے اگر صاحبِ حق معاف  
 بھی کر دے یا مصالحت قبول کر لے تب بھی حاکمِ وقت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اصلاح و تادیب کی خاطر مجرم کو  
 سزا دے، کیونکہ اس کا یہ فرض ہے کہ ملک کو جرائم سے پاک کرے اور ان کے سدباب کے لیے مناسب تدبیر  
 اختیار کرے۔ اس لیے اسے جرائم پر سزا دینے کا حق بہر حال حاصل رہتا ہے۔ اور اگر وہ سمجھے کہ معافی ہی میں  
 مصلحت ہے یا یہ کہ مجرم کی اصلاح سزا کے بغیر بھی ہو سکتی ہے تو سزا کو ترک بھی کر سکتا ہے۔

۲۔ حق اللہ اور حق الفرد میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ جو تعزیر بلورِ حقِ فرد واجب ہوتی ہے اس میں تداخل  
 (AMALGAMATION) نہ ہوگا، یعنی جرم کی تکرار سے سزا بھی مکرر ہوگی۔ مثلاً اگر کسی نے مختلف اوقات میں کسی  
 کو گالیاں دیں تو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی مجرم کو اس کے ہر جرم کی علیحدہ سزا دے گا۔ لیکن جو سزا بلورِ حق  
 اللہ واجب ہے اس میں تداخل ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں عمد الٹی بار روزہ نہ رکھے تو تمام  
 روزے چھوڑنے کے لیے اسے ایک ہی سزا دی جائے گی۔

کشاف القناع میں ایک دوسری رائے کا اظہار بھی کیا گیا ہے، وہ یہ کہ اگر کسی شخص پر مختلف جرائم کے

۱۔ دیکھیے، حاشیہ ابن عابدین، ج ۳، ص ۱۹۲ اور اس کے بعد الاستروشنی، فی التعزیر ص ۵ اور اس کے بعد۔ شرح طوائف  
 الانوار، شرح السندی علی الدر المختار ج ۴، ورق ۶۳۶، ص اول، ورق ۶۳۷، ص اول، ورق ۶۳۸، ص اول۔ کشاف القناع  
 عن متن الإقناع، ج ۴، ص ۶۴، المغنی، ابن قدامہ، ج ۱۰، ص ۳۴۸، ۳۴۹۔ الشرح المبصر جو المصنفی کے ساتھ ہی چھپی، بتی سے ص ۶۲، ۶۳  
 ۲۔ الاحکام السلطانیہ، الماوردی، ص ۲۲۵ اور اس کے بعد۔

۳۔ شرح طوائف الانوار، شرح السندی علی الدر المختار ج ۴، ورق ۶۳۶، ص ۲، مصادیر الخفی فی الفقہ الاسلامی، ڈاکٹر عبدالرزاق  
 سنہوری، ص ۴۵ اور اس کے بعد۔

ازامات ہوں اور ان کا تعلق خالص حق اللہ سے ہو، تو خواہ ان کی نوعیت ایک جیسی ہو، مثلاً کسی نے اجنبی عورت کا کئی بار بوسہ لیا ہو، یا نوعیت مختلف ہو، مثلاً ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا اور دوسری کو عمداً چھوا، تو دونوں صورتوں میں تعزیرات میں تداخل ہو جائے گا اور صرف ایک سزا ہی کافی ہوگی، جیسے جرم زنا میں ہوتا ہے کہ متعدد مرتبہ زنا کرنے کا الزام ہو تب بھی سزا ایک ہی دی جائے گی۔ اسی طرح جن جرائم کی سزائیں بطور حق فرد واجب ہوں ان میں بھی ایک ہی شخص کو متعدد بار گالی دینے، یا بہت سے اشخاص، حتیٰ کہ ایک پوری بستی کو گالی دینے کی سزاؤں میں بھی تداخل ہو سکتا ہے جیسے تعزیر بطور حق اللہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ تعزیر سے مطلوب یہ ہے کہ مجرمین کی اصلاح ہو اور جرائم کا سدباب ہو۔ اس کا لازمی تقاضا یہ نہیں ہے کہ جتنے افعال ہوں اتنی ہی سزائیں دی جائیں۔ لہذا تعزیرات خواہ بطور حق اللہ واجب ہوں یا بطور حق فرد واجب ہوں، اس لحاظ سے ان کے درمیان فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۳۔ تعزیر کی ان دو اقسام کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہے کہ جو تعزیر بطور حق اللہ واجب ہو اس کا نفاذ ہر وہ شخص کر سکتا ہے جس کے سامنے جرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہو۔ کیونکہ ایسے معاصی نہی من المنکر اور از المنکر کے ضمن میں آتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ "تم میں کوئی بھی کسی منکر کا ارتکاب ہوتے دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے زائل کرے اگر نہ کر سکے تو زبان سے دُور کرنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت بھی نہ ہو، تو دل سے اسے بُرا جانے اور یہ زیمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔" البتہ اگر جرم کا ارتکاب ہو چکا ہو تو پھر تعزیر کے نفاذ کا حق حکام کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ جرم کے ارتکاب کے وقت تو تعزیر کا نفاذ نہی من المنکر کے دائرے میں آتا ہے اور ہر انسان کو اس کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن مصیبت کا ارتکاب ہو چکنے کے بعد کسی شخص کا اس پر کوئی کارروائی کرنا نہی من المنکر کے ضمن میں نہیں آتا کیونکہ جس بُرائی کا ارتکاب ہو چکا ہے اس سے روکنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد تو جرم کی سزا دینے کا کام ہی باقی رہ جاتا ہے اور اس کا حق ہر شخص کو نہیں ہے بلکہ وہ صرف حکام وقت کا کام ہے۔ یہی سمجھتا ہوں کہ جرم ہونے دیکھ کر اس کو روکنا یا اسے زائل کرنے کی کوشش کرنا سرے سے تعزیر ہے ہی نہیں۔ یہ تو ذمہ

لہ کثافت القناع عن متن الاتقاع، ج ۲ ص ۴۳۔ نیز ملاحظہ ہو مصادیق الحق ڈاکٹر عبدالرزاق احمد سنہوری، ص ۲۵ اور اس کے بعد

جرم کے تسلسل کو جاری رہنے سے روکنا ہے اور یہ ہر اس شخص کا فرض ہے جس کے سامنے مجرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہو۔ یہ معاملہ ان جرائم کے ساتھ خاص ہے جن میں خالص حق اللہ کے لیے تعزیر واجب ہو۔ رہی وہ صورت جس میں تعزیر بلور حق فرد واجب ہو، تو ارتکابِ جرم کے وقت ایسی تعزیرات کے اجراء کا حق ہر فرد کو نہیں ہے کیونکہ اس کا اجرا شخص متضرر کے دعوے پر موقوف ہے اور حاکم کے سوا کوئی اور اس کے اجراء کا حق نہیں رکھتا، الایہ کہ کوئی طرفین کے درمیان بطورِ حکم (ARBITER) فیصلہ کر رہا ہو۔

ایک رائے یہ بھی ظاہر کی گئی ہے کہ جو تعزیر بطور حق فرد واجب ہے اس کا تعین صاحبِ حق کے اختیار میں ہے جیسے قصاص کا معاملہ ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ تعزیر نافذ کرنا حکام کا کام ہے۔ شخص متضرر کے اختیار میں اس کو دے دینے کے معنی تو یہ ہونگے کہ تعزیر میں زیادتی ہونے لگے، کیونکہ تعزیر وہ سزا ہے جو شریعت میں حد کی طرح مقرر نہیں کر دی گئی ہے، نیز اسے قصاص پر قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا کیونکہ قصاص میں سزا مقرر ہوتی ہے اور اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ میں سمجھتا ہوں یہی رائے قابل قبول اور مزاج شریعت کے قریب تر ہے۔ اس میں ظلم کا امکان بھی نہیں رہتا اور زیادہ محتاط صورت بھی ہے۔ کیونکہ اس کا نفاذ اگر شخص متضرر پر چھوڑ دیا جائے تو لازماً وہ سزا میں زیادتی کرے گا۔ ایسے حالات میں متضرر، جذبہ انتقام میں سرشار ہوتا ہے جس سے کم ہی کوئی انسان ایسے حالات میں خالی ہوا کرتا ہے، اور اس صورت میں کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی جو اسے ایک حد پر روک دے۔

۳۔ ایک فرق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو تعزیر بطور حق فرد واجب ہوتی ہے اس میں شخص متضرر کا حق اسکے وارثوں کی طرف منتقل ہوتا ہے اگرچہ مجرم کا جرم اسکے وارثوں کی طرف منتقل نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی ضرر رسید شخص کی وفات کے بعد اس کے وارث تعزیر کے نفاذ کا مطالبہ کر سکتے ہیں، لیکن اگر مضرت دینے والا شخص فوت ہو جائے تو ضرر رسید شخص یا اس کے وارث یہ مطالبہ نہیں کر سکتے کہ مجرم کے وارثوں کو سزا دی جائے۔ بخلاف اس کے جو تعزیر بطور حق اللہ واجب ہوتی ہے اس میں وراثت کسی صورت میں بھی جاری نہیں ہوتی کیونکہ اللہ کے حقوق کا وارث کوئی نہیں ہوتا۔ اس بناء

۱۔ الفصول الخمسة عشر فيما يوجب التعزير وما لا يوجب، الاستفسار، ص ۴، ۵۔ رد المحتار على الدر المختار، ج ۳ ص ۱۸۶، ۱۸۷۔ نیز تقابل کے لیے ملاحظہ ہو مضافاً إلى الحق في الفقه الإسلامي، داکٹر عبدالرزاق احمد سنہوری ص ۴۵ اور اس کے بعد

پر نہ مجرم کے وارثوں کو ان کے مورث کے جرم کی وجہ سے منزادی جاٹے گی اور نہ جس شخص کے خلاف جرم کیا گیا ہے اس کے وارث نفاذ تفسیر کا مطالبہ کرنے کے حق دار ہونگے۔ اگر مجرم فوت ہو چکا ہو تو اس صورت میں تو بات واضح ہے۔ لیکن شخص متفزر کے فوت نہ ہونے کی صورت میں بھی بات یہی ہوگی۔ کیونکہ جو تفسیر بطور حق اللہ واجب ہے اس کا نفاذ تو خود متفزر کے مطالبے پر بھی موقوف نہیں ہے کجا کہ اس کے وارثوں کو اس کے مطالبے کا حق پہنچے۔

(باقی)

لے مصداق الحق فی الفقہ الاسلامی۔ ڈاکٹر عبدالرزاق السنہوری، ص ۵۴ اور اس کے بعد۔

## سیرت ختم الرسل

سیرت پاک پر اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب — ۱

دانشی انداز میں اس وقت زبان مستند دانش  
 مائتات کی بیچ ترتیب اور مطالعہ سیرت کا نقطہ نظر  
 قرآن پاک کے حقیقی فہم سے حاصل ہو سکتا ہے  
 تقیم القرآن میں اور اس میں نورانی اچھے بہترین اسلوب پر ہیں  
 سیرت ختم الرسل اس امت مسلمہ کو معرفت سے روشناس  
 کر کے تیار کی گئی ہے۔

مضامین ایک لکھنؤ میں  
 (۱) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

پڑھنے کے لئے — کتب خانہ کے لئے

قیمت ۲/۰۰ — ۱/۱۵

سیرت النبی کی مجالس میں تقسیم کے لیے خصوصی رعایت کے لیے براہ راست خط و کتابت کیجیے

ادارہ مطبوعات طلبہ - ۶/۲ نزد سبیلہ مارکیٹ - کراچی۔